إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵ لاہور

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
بیرون ہندوستان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۸۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۷۔ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری خبر ہے کہ حضور کو گلے میں خراش کے باعث تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد اور گھبراہٹ کے باعث ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ نیز صاحبزادی امۃ الجمیل بعارضہ اسہال اور بخار سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

آج بعد نماز عصر مولوی مصباح الدین صاحب کی لڑکی کا رخصتانہ ہوا۔ اس تقریب میں انہوں نے بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی از راہ شفقت تشریف لے گئے۔ حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد مولوی مصباح الدین صاحب نے حضور کی خدمت میں اپنا ایک رویا تحریری طور پر پیش کیا۔ جسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے مختصر سی تقریر فرمائی اور یہ ارشاد فرماتے ہوئے کہ اگر نظام سلسلہ کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کے باعث کسی کو کسی وجہ سے جماعت سے علیحدہ کرنا پڑتا ہے۔ تو یہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے کہ کسی عضو کو کسی وجہ سے کاٹنا پڑتا ہے۔ آخر میں حضور نے مولوی مصباح الدین صاحب کے جماعت سے اخراج کے متعلق معافی کا اعلان فرمایا۔ اور اس طرح ان کے لئے اور ان کے خاندان کے لئے۔ اور سب حاضرین کے لئے دوہری خوشی کا سامان مہیا فرما دیا خدا تعالےٰ ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی کے لئے "اعلان برکات" کا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اتہام لگانے کی سزا

فرمایا۔ "مخالفین خواہ مخواہ ایسی بات کرتے ہیں۔ جس سے تم کو اشتعال پیدا ہو۔ اور لڑائی ہو جائے۔ ایسے فتنوں سے بچنا چاہیئے۔ اور صبر کرنا چاہیئے۔ جو شخص کسی پر تہمت لگاتا ہے۔ وہ مرتا نہیں جب تک اس میں گرفتار نہ ہو جائے"

سونا بھی دجال ہے

"فرمایا۔ انگریزی میں سونے کو گولڈ کہتے ہیں جس کے لکھنے میں انگریزی حروف ج۔و۔ل۔د استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عربی لفظ دجال کا مقلوب ہے۔ عربی میں دجال سونے کو کہتے ہیں"

مخالفت کا فائدہ

"ذکر آیا۔ کہ بعض جگہ مخالفین ہماری جماعت کے لوگوں کو بہت دکھ دیتے ہیں۔ اور بڑی بڑی ایذا رسانی کرتے ہیں فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے آگے کسی کا نابود کرنا کچھ مشکل نہیں۔ لیکن جس کی طاقتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اس کا حوصلہ بھی بڑا ہوتا ہے۔ لیکن ایسے آدمیوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ اعدا کا وجود انبیاء کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے قرآن شریف کے جو تیس سیپارے ہیں اس کے اکثر حصہ نزول کا سبب اعدا ہی ہوئے۔ اگر سب ابوبکر کی طرح اٰمنا صدقنا کہنے والے ہوتے تو چند آیتوں پر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا"

صلوٰۃ کا مفہوم

"صلوٰۃ کا لفظ پُرسوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے۔ ویسی ہی گداز ش دعا میں پیدا ہونی چاہیئے۔ جب ایسی حالت کو پہونچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے۔ تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے" (بدر ۲۵ رمئی ۱۹۰۵ء)

پیرانہ سالی کا مجاہدہ

"ایک صاحب نے جو بوڑھے تھے۔ عرض کی۔ کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں خواہش ہے۔ کہ کشف کی حالت طاری ہو۔ اور اگرچہ میں اپنے علم کے رو سے جانتا ہوں۔ کہ اس کا حاصل ہونا کوئی کمالات میں سے نہیں ہے۔ تاہم اس کا خیال ہرگز دور نہیں ہوتا۔ اس کے لئے کچھ شفاعت فرمائیں اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔ پیرانہ سالی میں قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں۔ معدہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے اس سے مجاہدات میں استقامت حاصل نہیں ہوتی آپکے مناسب حال اگر کوئی مجاہدہ ہے۔ تو میری رائے میں یہ ہے۔ کہ خلوت کے درمیان ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کی کثرت کریں۔ غیر اللہ کو قلب سے دفع کرنا۔ اور اللہ تعالےٰ کو اس کا مسکن بنا لینا آسان بات نہیں ہے۔ یہی بڑا مجاہدہ ہے۔ بے ہودہ مجلسوں اور قیل و قال سے الگ رہیئے۔ اور غفلت کے پردہ کو جو کہ انسان کی زندگی پر پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ پیرانہ سالی کے مجاہ

اعلان تحقیقاتی کمیشن

جملہ ممبر صاحبان تحقیقاتی کمیشن کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے۔ کہ کمیشن کا آئندہ اجلاس قادیان میں ۱۹ تا ۲۱ اگست ۱۹۳۸ء بروز جمعہ ہفتہ و اتوار ہوگا ۱۹ کو تمام ممبران صاحبان ۹½ بجے صبح حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر کمیشن کی کوٹھی پر تشریف لے آئیں۔ تاکہ جمعہ کی نماز سے پہلے ابتدائی کارروائی کی جا سکے :۔

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

بٹالہ ہاکی ٹورنامنٹ میں

احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کی کامیابی

گزشتہ چند دنوں سے بٹالہ میں ایک ہاکی ٹورنامنٹ ہو رہا تھا۔ جس میں امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع کی ٹیمیں شامل تھیں۔ چنانچہ ان اضلاع کے مختلف مقامات سے آٹھ ٹیمیں شامل ہوئیں۔ اس ٹورنامنٹ میں احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کو گورداسپور دھاریوال۔ بٹالہ اور امرتسر کی ٹیموں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ باقی تمام ٹیموں کو شکست دیکر قادیان کی ٹیم نے کل امرتسر یونین کلب سے ٹورنامنٹ کا آخری مقابلہ کیا۔ اگرچہ امرتسر کی ٹیم میں بعض پنجاب کے نامور کھلاڑی بھی شامل تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری ٹیم کامیاب رہی۔ چنانچہ اس امر کا اظہار خود مسٹر جے۔ سی سنگھا نے جو ٹورنامنٹ کمیٹی کے صدر تھے۔ انعامات تقسیم کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ مقابلہ کرنے والی ٹیموں میں تو کوئی فرق نظر نہ آتا تھا۔ لیکن فتح و شکست (بلکہ ان کے اپنے الفاظ میں "عزت و ذلت") خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ بہرحال ہماری ٹیم کے کھلاڑی خوب کھیلے۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کی کوششوں کو بار آور کیا۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب کیپٹن احمدیہ سپورٹس کلب نے کلب کی طرف سے ٹورنامنٹ کا چیلنج کپ وصول کیا۔ اور ہر ایک کھلاڑی نے انفرادی طور پر بھی انعامات بصورت کپ حاصل کئے۔ شامل ہونے والے کھلاڑیوں میں سے جن تین کو جملہ ٹیموں میں سے بہترین اور ممتاز کھیل دکھلانے کے لئے انعامات ملے۔ ان میں ہماری ٹیم کے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب بھی تھے۔

قادیان سے بہت سے احباب اپنے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے بٹالہ تشریف لے جاتے رہے۔ کلب کی طرف سے میں ان سب اصحاب کا جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ہماری امداد فرمائی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس ٹورنامنٹ میں کامیابی حاصل کرنے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ سپورٹس کلب قادیان گورداسپور اور امرتسر کے اضلاع کی جملہ ٹیموں سے بہترین ٹیم قرار پائی۔

خاکسار محمد ابراہیم (بی۔ اے) پریذیڈنٹ احمدیہ سپورٹس کلب

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کے لئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس (افریقہ) کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر رکھے :۔

خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت احمدیہ برنالہ کا حصہ

جماعت احمدیہ برنالہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ جو تین افراد پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اپنی بساط سے بڑھ کر خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لیا ہے۔ اور اپنے ساتھ دو غیر احمدی احباب کو بھی شامل کیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ وعدہ چندہ درج ذیل ہیں۔

چوہدری عنائت علی خان صاحب ۵۵ روپے
میاں علی نواز صاحب ۱۰ روپے
منشی محمد حسین صاحب ۱۰ روپے
میاں خوشی محمد صاحب غیر احمدی ۱۰ روپے
منشی خلیل شاہ صاحب سب انسپکٹر ۲۰ روپے

جزاھم اللہ احسن الجزاء

ناظر بیت المال قادیان

تربیت جماعتہائے مضافات قادیان کے لئے کارکنان کی ضرورت

قادیان دارالامان کی ملحقہ جماعتوں میں بسلسلہ تربیت بعض ایسے کارکنان کی ضرورت ہے۔ جو نظارت ہذا میں اپنی خدمات پیش کریں۔ یہ کارکنان جامعہ احمدیہ، مدرسہ احمدیہ۔ ہائی سکول کے مدرسین اور جامعہ کے سینئر طلباء ہو سکتے ہیں۔ آجکل چھٹیاں بھی ہیں۔ لہذا نظارت ہذا کی طرف سے ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے آپکو پیش فرمائیں۔ تاکہ ان کو کام پر لگایا جا سکے۔ اگر بیرون جات کے آمدہ مہمان مندرجہ قابلیت کے ہوں۔ تو وہ بھی اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک کا سالانہ جلسہ

۱۹-۲۰-۲۱ اگست کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ احمدی احباب بالخصوص قریب کی جماعتوں سے توقع ہے کہ وہ اس جلسہ میں شامل ہوں۔ اور مہمان نوازی اور اشاعت کے اخراجات میں مقامی جماعت کا ہاتھ بٹا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ڈیرہ بابا نانک ایک اہم مقام ہے۔ وہاں احمدی جماعت کا مضبوط ہونا پنجاب میں سکھ مسلم اتحاد اور امن عامہ کے لئے غیر معمولی طور پر مفید ہے۔ امید ہے کہ دوست اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی سعی فرمائیں گے

ناظر دعوۃ و تبلیغ

مجالس خدام الاحمدیہ کی ماہواری رپورٹیں

بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ میں سے تا حال صرف چند مجالس کی طرف سے گزشتہ ماہ کی ماہوار رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ دیگر مجالس کو بھی چاہیئے۔ کہ فوراً اپنی ماہ بماہ رپورٹیں مرتب کر کے خاکسار کو بھجوا دیں۔ ایسی رپورٹیں ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں پہنچنی ضروری ہیں۔ بعض مجالس چندہ کی ترسیل میں سستی سے کام لے رہی ہیں۔ انہیں ہر ماہ جمع شدہ چندہ باقاعدہ مرکز میں بھجواتے رہنا چاہیئے :۔

خاکسار۔ خالد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۷ھ

احرار کی ناکامی و نامرادی کی اِنتہاء

احرار نے جب بعض ایسے حلقوں کی خفیہ اور ظاہرہ امداد اور سہارے سے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ شروع کیا۔ جن کی نگاہ میں جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی خار کی طرح کھٹکتی ہے اور جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ احمدیت ایک نہ ایک دن تمام سمجھدار سنجیدہ مزاج اور دُور اندیش لوگوں کو اپنے آغوش میں لے کر ان کے سے خود غرض اور نفس پرور لوگوں کو بے دست و پا بنا کر رکھ دے گی۔ تو احرار سر فضل حسین صاحب مرحوم کے خلاف بھی انتہائی غیظ و غضب کا اظہار کرتے رہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب وائسرائے ہند کی کونسل کے ممبر ان کی سفارش سے ہوئے تھے۔ اس وقت احرار کے "امیر شریعت" اور صدرِ احرار ہوا کے گھوڑوں پر سوار جہاں یہ ادعا کرتے تھے کہ وُہ ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کے مختارِ کل ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کا خاتمہ کر کے چھوڑیں گے۔ وہاں یہ بھی کہتے تھے۔ کہ میاں سر فضل حسین صاحب کو آئندہ انتخاب میں پنجاب اسمبلی کا ممبر تک منتخب نہیں ہونے دیا جائے گا کجا یہ کہ وُہ کوئی عہدہ حاصل کر سکیں ÷

خدا تعالےٰ نے احرار کو جماعتِ احمدیہ کے مقابلہ میں جس طرح ناکام و نامُراد رکھا۔ اور نہ صرف ناکام و نامراد رکھا۔ بلکہ انتہا درجہ تک ذلیل و رسوا بھی کیا۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ وُہی احرار جو جگہ جگہ احمدیوں پر ظلم و ستم کرتے پھرتے تھے۔ اور اس پر بڑا فخر کرتے تھے۔ آج خود مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اور کوئی انہیں مونہہ لگانے تک کا روادار نہیں ہے۔ پہلے جہاں ہزاروں روپے روزانہ ان کو وصُول ہوتے تھے۔ اور وُہ اپنی روزانہ آمد کا اعلان بڑے طمطراق سے کیا کرتے تھے۔ آج ان کی یہ حالت ہے کہ ان کا ڈکٹیٹر چودھری افضل حق بیرون پنجاب کے اخبارات میں یہ "ضروری اپیل" شائع کرا رہا ہے۔ کہ:-

"وُہ مقامی طور پر کم از کم دس روپے فی الحال روانہ کریں"

کتنی حقیر سی رقم ہے۔ جس کے لئے مجلس احرارِ اسلام ہند کا جنرل سکرٹری اعلان کر رہا ہے۔ اور ان مجالس ماتحت کو مخاطب کر رہا ہے۔ جن کے متعلق کہا جاتا تھا۔ کہ وُہ احرار کی آواز پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اب چونکہ امید نہیں۔ کہ کوئی اتنی معمولی التجا کو بھی شرفِ قبولیت بخشے۔ اس لئے یہاں تک کہہ دیا گیا ہے۔ کہ:-

"جن مجالس کو دس روپے فی الحال روانہ کرنے میں مشکلات ہوں۔ ان کو کم از کم پانچ روپیہ کا فوراً بندوبست کرنا چاہیئے"

ذرا احرار اور ان کی ماتحت مجالس کی شان ملاحظہ ہو۔ کہ دس روپے کی خطیر رقم فراہم کرنا بھی ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ اور صرف پانچ پانچ روپے لینے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے لئے بھی امید نہیں۔ کہ مل سکیں ÷

اس کے مقابلہ میں جماعتِ احمدیہ کو دیکھئے۔ جو اپنے محبوب امام علیہ السلام کے ارشاد پر اس وقت سے لے کر جبکہ احرار نے فتنہ آرائی شروع کی۔ آج تک لاکھوں روپے حضور کے قدموں پر نچھاور کر چکی ہے۔ اور ہر روز آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے۔ اگر اور باتوں کو جانے دیا جائے۔ تو اسی سے ثابت ہے کہ جماعتِ احمدیہ چونکہ حق اور صداقت پر قائم ہے۔ اس لئے وُہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ پیش کر دینا اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتی ہے۔ لیکن احرار اور ان کے حامی چونکہ باطل پر ہیں۔ اس لئے ان کے قدم ہر مقابلہ میں لڑکھڑا چکے ہیں ÷

پھر انتخاب کے معاملہ میں احرار کو جس قدر شرمناک ہزیمت اٹھانی پڑی ہے۔ اس نے پنجاب سے ان کا جنازہ ہی نکال دیا۔ احرار کے سب سے بڑے مدمغ اور بارسوخ ڈکٹیٹر چودھری افضل حق اپنے خاص حلقہ سے اور اپنی برادری کے بھروسہ پر کھڑے ہُوئے۔ مگر ناکام رہے۔ عذرداری کی۔ تو ناکامی پہلے سے بھی زیادہ نمایاں ہو گئی۔ پھر امرتسر کے حلقہ سے کھڑے ہُوئے۔ اور پھر ناکام رہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک احراری خواجہ غلام حسین کا انتخابِ اسمبلی ناجائز قرار دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ حکومتِ پنجاب نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ خواجہ غلام حسین احراری کا الیکشن گورنر نے مسترد کر دیا ہے۔ اور ساڑھے سات سو روپیہ خرچہ بھی ان پر ڈال دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں بارہ ووٹروں کو چھ سال کے لئے اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ خواجہ غلام حسین ملتان ڈویژن کے شہری حلقہ سے کھڑے ہُوئے تھے اور ان کے خلاف پیر زین العابدین شاہ گیلانی نے انتخابی عذرداری دائر کر رکھی تھی ÷

اب گویا پنجاب اسمبلی میں احرار کا صرف ایک نمائندہ یعنی مسٹر مظہر علی ہے۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ پنجاب سے احرار کا جنازہ نکل چکا ہے۔ ان کے دعاوی باطل ہو چکے ہیں۔ ان کی بڑیں بےکار ثابت ہو چکی ہیں۔ اور یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ پنجاب کا کوئی اخبار ان کا ذکر تک کرنا پسند نہیں کرتا ÷

ایک طرف احرار کی یہ حالت دیکھئے۔ اور دوسری طرف حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو رکھئے۔ جو حضور نے احرار کی انتہائی شورش کے وقت فرمایا تھا۔ اور جو یہ ہے۔ کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہُوئی دیکھ رہا ہُوں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمودہ کا لطف اٹھائیے۔ ع

خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے ÷

ظاہری سامان کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کو دُشمنانِ احمدیت کے مقابلہ میں کچھ بھی نسبت حاصل نہیں۔ ادھر بیرونی۔ اور اندرونی دشمنوں نے ایک وقت میں حملہ کیا۔ اور انتہائی زور صرف کر کے حملہ کیا۔ لیکن آج جس کی آنکھیں ہیں۔ دیکھے۔ اور جس کے کان ہیں۔ سُن لے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت سے بہت زیادہ جوش۔ اور ولولہ اپنے اندر پاتی ہے۔ جبکہ احرار اور دوسرے معاند حملہ آور ہُوئے تھے۔ اور اپنے قدموں کو ایسی مضبُوط چٹان پر سمجھتی ہے۔ جہاں سے ممکن نہیں۔ کہ دُنیا کی کوئی طاقت ہٹا سکے۔ اپنے پیارے امام کی راہ نمائی میں جماعت احمدیہ کی یہ کامیابی اور معاندین کی نامرادی صداقتِ احمدیت کا بہت بڑا نشان ہے ÷

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

تعدد ازواج کے متعلق سوالات کے جواب

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں تعدد ازواج کے متعلق چند سوالات لکھ کر بھیجے۔ جن کے جواب فرمودہ حضور درج ذیل کئے جاتے ہیں ؛

(خاکسار۔ ملک صلاح الدین پرائیویٹ سکرٹری)

سوال۔ اگر دو یا دو سے زیادہ شادیاں مقدم ہیں۔ تو پھر ہر شخص کو دو دو کرنا چاہئیں۔ کیونکہ تعدد کا تجربہ تو تبھی ہو گا۔ جبکہ واقعی ایک سے زیادہ شادیاں ہوں۔ اور پھر مرد کو معلوم ہو۔ کہ وہ انصاف کر سکتا ہے یا نہیں۔ پہلے تو شائد ہر شخص یہی فرض کرے گا۔ کہ وہ انصاف کر سکے گا۔ اور فرض بھی دیانتداری سے کر رہا ہو گا۔

جواب۔ اگر یہ اصل صحیح ہے۔ کہ شادی کے بعد ہی انسان کو پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ وہ عدل کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔ تو پھر تو ہر کام کی دنیا میں ہیئت بدل جائے گی۔ سپاہی سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ جان دے کر بھی ملک کی خدمت کرے گا۔ پھر یا تو یہ ہونا چاہیئے کہ کوئی سپاہی بنے ہی نہ کہ ممکن ہے میرا اندازہ غلط ہو۔ اور میں جان نہ دے سکوں۔ اور اگر کوئی سپاہی بھرتی ہو جائے۔ اور غلطی کرے تو اسے کوئی سزا نہ دی جائے۔ کیونکہ اسے پہلے کیونکر پتہ لگ سکتا تھا کہ وہ یہ کام کر سکے گا یا نہیں۔ لیکن ہر انسان اگر دیانت داری سے کام لے۔ تو اپنے نفس کا اندازہ کر سکتا ہے اور اگر وہ اندازہ میں غلطی کرے۔ تو اسے اپنے نفس پر سزا بھگتنی چاہیئے۔ مثلاً اگر اسے یہ معلوم ہو۔ کہ میرا دل ایک بیوی کی طرف جھک رہا ہے۔ اور دوسری کا حق ادا کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ تکلیف اٹھائے۔ اور حق ادا کرے۔ کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں۔ جنکو انسان جبر سے بھی ادا کر سکتا ہے۔ صرف دل پر اس کا جبر نہیں۔ اور دل کے فرق کو قرآن کریم نے معاف کر دیا ہے۔

دوسرے مَیں نے تو بہت سے فرق ایسے بھی بتاتے تھے۔ جو شادی سے پہلے یقیناً معلوم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً روپے کا سوال۔ قوت مردمی کا سوال ایسے ہیں کہ یقیناً انسان کو دوسری شادی سے پہلے ان کا پتہ ہوتا ہے

دوسرا سوال آپکا یہ ہے۔ کہ اگر تعدد ازدواج نادر الوقوع اور شاذ ہے تو یہ Privilege ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر ہر قربانی Privilege ہے۔ تو یہ بھی Privilege ہے۔ لڑائی میں شامل ہونے والے لاکھوں انسانوں میں سے ہزاروں ہوتے ہیں۔ اور چونکہ سارا ملک ہی اس میں شامل ہوتا ہے۔ یوں کہنا چاہیئے۔ کروڑوں میں سے ہزاروں ہوتے ہیں۔ تو کیا اسے Privilege کہا جائے Privilege تو اس چیز کو کہتے ہیں۔ جس میں انسان کو راحت اور آرام اور آسائش نصیب ہو۔ نہ اسے جس میں قربانی اور تکلیف ہو۔ کوئی انسان دنیا میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ جسے اس کی تمام بیویاں یکساں اچھی لگتی ہوں۔ پس جو ایک سے زیادہ بیویاں کر کے انصاف کرتا ہے۔ یقیناً وہ قربانی کرتا ہے۔ نہ کہ Privilege. حاصل کرتا ہے۔ اور اگر وہ راحت اور آرام اور آسائش پاتا ہے۔ تو یقیناً ایسا آدمی انصاف نہیں کر رہا ہوتا۔ اور اس کا سوال ہم سے تعلق نہیں رکھتا۔

تیسرا آپ کا سوال یہ ہے۔ کہ سوسائٹی کے عام حالات میں (یعنے وہ حالت نہیں۔ جب ہیں عورتوں کی تعداد زیادہ ہو) ایک اوسط وسائل والا مرد اگر دو یا زیادہ بیویاں کرے۔ اور عدل بھی ملحوظ رکھے۔ تو بہر صورت وہ اپنی بود و باش اور کھانے پینے کے معیار کو نیچے گرائے گا۔ اس کا گزارہ پہلے سے ادنےٰ معیار پر ہو سکے گا۔ مثلاً اگر وہ پہلے موٹر رکھ سکتا تھا اور بچوں کو اعلےٰ تعلیم دلا سکتا تھا۔ تو اب ایسا نہیں کر سکے گا۔ اور خاندان کا Status بحیثیت مجموعی گر جائے گا۔ اس لحاظ سے تعدد ازدواج کا حکم بطور اصل کے قابل اعتراض ٹھہرتا ہے۔ اور وہی صورت ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ کہ مخصوص حالات میں تعدد ازواج بطور استثناء کے جائز رکھا جائے ؛

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض تو بچوں کے متعلق بھی پڑ سکتا ہے۔ کہ اگر ایک بچہ ہو گا۔ تو بہت اعلےٰ تعلیم دلا سکے گا۔ اس لئے زیادہ بچے بھی پیدا نہیں کرنے چاہئیں۔ پھر آسائش اور آرام کا مفہوم اگر غیر محدود ہے۔ تو اس پر تو بحث ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کے مطابق تو بچے چھوڑ ایک بیوی کا ہونا بھی ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ وہ بھی آدھی کمائی بٹا لیتی ہے۔ اور اگر آسائش و آرام سے مراد وہ معیار زندگی ہے جس کو اسلام نے پسند کیا ہے۔ تو پھر وہ تو ہر ایک کے سامنے ہوتا ہے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ وہ اس معیار پر دو توں بیویوں کو رکھ سکے گا یا نہیں؟ استثنا ہماری سمجھ میں کبھی آیا ہی نہیں۔ مجھے تو صحابہ میں جو تعدد ازدواج نظر آتا ہے۔ ان میں تو کوئی استثنا نظر نہیں آتا۔ اور وہ استثناء نکلا کہاں سے۔ آخر قرآن کریم مکمل کتاب ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریحات مکمل ہیں۔ کہیں نہ کہیں اس استثناء کا ذکر تو ہونا چاہیئے تھا پس حق یہ ہے۔ کہ وقوع کے لحاظ سے استثناء کہا جا سکتا ہے مسئلہ کے لحاظ سے اسے استثناء نہیں کہا جا سکتا۔

اگر دنیا کو ان ذمہ واریوں کا احساس ہو۔ جو شریعت تعدد ازواج میں لگاتی ہے۔ تو یقیناً دیانت دار آدمیوں میں سے شائد لاکھ میں سے ایک آدمی ہو۔ جو اس ذمہ واری کو اٹھانے کو تیار ہو۔ ورنہ قومی خطرات کے علاوہ کہ اس میں انسان پر تعدد ازواج قریباً قریباً فرض ہو جاتا ہے۔ باقی دنوں میں لوگ بہت ہی کم اس طرف توجہ کریں۔ ایک عیاش انسان کے لئے ہی تعدد ازواج Privilege بن سکتا ہے۔ اور عیاش انسان ہرگز انصاف سے کام نہیں لے گا۔ اس کی مثال قرآن کریم کے حکم سے باہر ہے۔ قرآن کریم کے حکم کے تابع نہیں مولوی محمد علی صاحب وغیرہ نے تعدد ازواج کو استثنائی صورت میں جائز قرار دیا ہے۔ کیا کوئی حدیث یا قرآن کریم کی دلیل انہوں نے دی ہے۔ جس سے اسکو استثنائی قرار دیا ہے۔ ورنہ آیت قرآنی کا سلیس اردو ترجمہ کسی کے سامنے رکھ دیجئے وہ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً کے معنے کبھی بھی استثنا کے نہیں کرے گا ؛

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۷۵) حضرت سلیمانؑ کے گھوڑے

ووھبنا لداؤد سلیمان نعم العبد انہ اواب۔ اذ عرض علیہ بالعشی الصافنات الجیاد۔ فقال انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی حتی توارت بالحجاب۔ ردوھا علی فطفق مسحاً بالسوق والاعناق (ص) یعنی ہم نے داؤد کو سلیمان جیسا بیٹا عنایت کیا۔ وہ نیک بندہ تھا۔ اور خدا کی طرف رجوع کرنے والا۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ شام کے وقت اس کے سامنے اصیل عمدہ گھوڑے لائے گئے۔ تو کہنے لگا۔ کہ میں نے اپنے رب کے ذکر کی نسبت ان گھوڑوں کی طرف زیادہ توجہ کی۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ اب واپس لاؤ ان گھوڑوں کو میرے سامنے۔ تو ان کی پنڈلیاں اور گردنیں صاف کرنی شروع کردیں۔

یہ قصہ مشہور ہے۔ کہ ایک دن مغرب کی نماز یا ذکر میں دیر ہوگئی۔ حضرت سلیمان گھوڑ دوڑ دیکھنے میں مصروف رہے۔ اور حافظوا علی الصلٰوۃ والصلٰوۃ الوسطٰی والا مسئلہ بھول گیا۔ جب خیال آیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ ان گھوڑوں کی وجہ سے یہ نسیان ہؤا۔ ان گھوڑوں کی گردنیں اڑا دو۔ مجھے خدا چاہیئے۔ گھوڑے درکار نہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قصہ غلط ہے۔ کیونکہ ہزار ہزار روپیہ کا گھوڑا یونہی قتل کرا دینا اسراف میں داخل ہے۔ اور نبی کی شان سے بعید ہے۔ اور بھوکے تو خود مگر غصہ نکالا بیچارے گھوڑوں پر۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مجھے گھوڑے نماز سے بھی زیادہ پسند ہیں کیونکہ فوج کے کام آتے ہیں اور بیچارے تلوار سے مارنے کے آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ محبت و پیار سے انہوں نے گھوڑوں کی گردن اور پنڈلیوں کو تھپکی دی۔ اور ہاتھ پھیرا۔

اپنا اپنا ذوق ہے۔ مگر میں تو پہلے معنوں کے ساتھ متفق ہوں۔ اور پہلے معنے ہی زیادہ چسپاں اور شان نبوت و بادشاہی کے مطابق ہیں۔ سلیمان کو اوّاب کہکر آگے اس کی دلیل میں ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ وہ اوّاب تھا۔ کیونکہ ایک دن نماز کو دیر ہوگئی تھی۔ تو اس نے خوب گھوڑوں کو تھپکا۔ یہ معنے کچھ ٹھیک نہیں بیٹھتے۔ اوّاب کا لفظ تو دوسرے معنوں کے ساتھ زیادہ موزون ہے۔ یعنی وہ اوّاب اس لئے تھا۔ کہ ایک دفعہ گھوڑوں کے شوق میں اس کو ذکر الٰہی سے نسیان ہوگیا۔ تو اس نے وہ گھوڑے ہی تلف کرا دیئے۔ ایسے موقعہ پر بادشاہ نبی کی یہی شان ہے۔ کہ وہ توبہ اور ندامت کو اس رنگ میں ظاہر کرے۔ کہ اس سے واضح ہو جائے۔ کہ دنیا کی کسی چیز سے اسے تعلق نہیں ہے۔ خواہ وہ کیسی ہی پسندیدہ ہو۔ مسلمان اولیاء نے تو ساری سلطنت کو لات مار کر دکھا دی۔ پھر ایک نبی کے لئے ذکر الٰہی کی تاخیر یا نسیان کو اس طرح ظاہر کرنا کیوں نامناسب سمجھا جاتا ہے۔ رہا اسراف کا سوال تو کیا بنی اسرائیل تمام مال غنائم جمع کرکے اسے نذر آتش نہیں کر دیا کرتے تھے۔ یا مسلمانوں میں ہی ہزاروں جانور حج کی قربانی کے مکہ مکرمہ میں ذبح ہوکر دفن نہیں کر دیئے جاتے۔ اصل مطلب تو خدا کی عظمت ہے۔ جس طریقہ سے بھی قائم ہو۔ وہ کی جائے۔ خواہ مالی نقصان ہو۔ یا جانی۔ اور یہ کہنا کہ اپنے نفس پر غصہ چاہیئے تھا۔ نہ کہ گھوڑوں پر تو اصل میں وہ اپنے نفس پر ہی غصہ تھا۔ کیونکہ نفس ہی کو اعلیٰ گھوڑوں کا شوق تھا۔ ان کو تلف کر دینے سے وہ شوق ضائع ہوگیا۔ اس سے بڑھ کر کوئی بادشاہ اور کیا سزا اپنے لئے تجویز کرسکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کو حرام کیا۔ تو کسی کو یہ خیال نہ آیا کہ سرکہ بنا لو۔ اور گھڑے توڑ کر اسراف نہ کرو۔ دنیا میں جذبات اور قربانیاں اگر مال کی محبت کے ماتحت کر دی جائیں۔ تو دین ہی برباد ہو جائے۔ کانگرس نے بھی محبت ملکی کی خاطر کروڑوں روپیہ کا بدیسی کپڑا بازاروں میں ڈھیر لگا کر جلا دیا۔ پھر کیا انہوں نے نقصان اٹھایا؟ میں نے تو اس قصہ پر جتنا غور کیا۔ اتنا ہی اس بات سے حظ اٹھایا۔ کہ ایک بادشاہ ذرا سی غفلت کے پیچھے جو اس سے ذکر الٰہی میں ہوئی۔ آناً فاناً اپنے سارے اصطبل کو ہی برباد کر دیتا ہے۔ یہی ایک نبی کی شان ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک دفعہ کبوتر بازی کو برا کہا۔ کئی لوگ جنہوں نے بچوں کی طرح اپنے گھر میں کبوتر پال رکھے تھے۔ وہ ان کو ذبح کرکے کھا گئے۔ فروخت اس لئے نہیں کئے کہ جو خریدیگا۔ وہ پھر کبوتر بازی کرے گا شاید یہی خیال سلیمان کا بھی ہوگا۔ ان کے امراء بھی سب گھوڑ دوڑوں میں وقت ضائع کرتے ہونگے۔ ان کے اس عمل سے سب کو نصیحت اور نماز کی طرف توجہ ہو گئی ہوگی۔ اور سارا وقت گھوڑوں میں ہی رائگاں کرنا موقوف ہوگیا ہوگا۔ اگر انسانوں کی ہدایت کے لئے چند گھوڑے تلف بھی ہو جائیں۔ تو اس میں نقصان کیا ہے؟ اگر صرف تھپکی دینا ہی مراد ہے۔ تو اس معمولی بات کا ذکر قرآن مجید میں کرنا فضول ہے۔ کیا ہر گھوڑے والا اپنے گھوڑے کو تھپکی نہیں دیتا۔ بہرحال کوئی اہمیت اور عظمت والے معنے ہی کرنے پڑینگے۔ قرآن جیسی کتاب میں صرف یہ ذکر کہ ایک دن سلیمان نے گھوڑ دوڑ کرائی۔ پھر گھوڑوں کو تھپکا۔ کوئی خصوصیت اور اہمیت پیش نہیں کرتا۔ نہ ان کے اوّاب ہونے کا ثبوت ہے۔ اس وجہ سے میرے ذوق کے مطابق وہی پرانے معنے موزون ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲۷۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعاء

ولقد فتنا سلیمان و القینا علی کرسیہ جسداً ثم اناب۔ قال رب اغفر لی وھب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب (ص) جب سلیمان نے دیکھا۔ کہ بیٹا نالائق ہے۔ اور بنی اسرائیل میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اب یہ قوم فاتح نہیں ہوسکتی۔ اور انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی بددعا کی لعنت کا ظہور ہونے لگا ہے۔ تو خیال ہوا۔ کہ گو اب آئندہ ان کی سلطنت کی ترقی بند ہے۔ مگر میرے ساتھ اللہ تعالےٰ کی نصرت اور فضل کے وعدے ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ میں اپنے نام سے جس قدر بھی ہوسکے۔ خدا تعالےٰ سے یہودی سلطنت کی توسیع کرا لوں۔ جتنی بڑی سلطنت ہو جائے گی۔ اتنی دیر تک اس کا قیام بھی رہے گا۔ اگر میں نے ہی ترقی نہ دی تو آگے تو زوال ہی زوال ہے۔ جانشین نالائق ہے۔ اور قوم ملعون ہوچکی ہے اس لئے یہ دعا کی۔ کہ اے رب۔ جو سلطنت بڑی سے بڑی تو نے بنی اسرائیل کے سلسلہ کو دینی ہے۔ وہ مجھے دیدے۔ تاکہ میں اسے ایک نظام کے ماتحت تو کر دوں۔ آئندہ آنے والے اگر فاتح نہیں ہیں۔ اور قابل نہیں ہیں تو کم از کم میری چلائی ہوئی مشینری اور میرے بنائے ہوئے نظام کو تو چلاتے رہیں گے۔ جس طرح حضرت عمرؓ یا حضرت فضل عمرؓ نے ایک نظام اسی طرح کا تیار کر دیا۔ کہ آئندہ اگر کوئی ایسا لائق نہ ہو۔ تو بھی کم سے کم یہ تو ہوگا۔ کہ بنے بنائے نظام کو تو چلا لے۔ یہ وجہ تھی۔ جس لئے یہ دعا کی تھی۔ لوگ اس دعا پر حیران ہوتے ہیں۔ کہ کیوں کی گئی۔ سو اس کی یہ وجہ ہے۔ جو بیان کی گئی۔ اور من بعدی سے مراد صرف بنی اسرائیل کی سلطنت ہے۔ نہ یہ کہ دنیا کی ہر آئندہ سلطنت کیونکہ یہ معنی بالبداہت غلط ہیں۔

خنزیر کے ذریعہ مہلک بیماریاں پھیلتی ہیں

(۱)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور مذہب اسلام کے احکام جہاں اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتے ہیں۔ کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں۔ وہاں اپنے اندر ایسی حکمتیں بھی پوشیدہ رکھتے ہیں جن کو دورِ حاضرہ کے غیر مسلم بلکہ معاند محققین بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہیں اور اس حقیقت کے ساتھ جب اس واقعہ کو ملا کر دیکھا جائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم امی تھے۔ اور آپ نے کوئی باقاعدہ یا بے قاعدہ تعلیم کسی سے حاصل نہیں کی تھی۔ تو ہر شریف طبیعت اس بات کے ماننے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ آپ نے جو کچھ کہا وہ ایک ایسی علیم وخبیر ہستی سے خبر پا کر کہا۔ جو عالم الغیب اور خالق ومالک ہونے کی حیثیت سے ہر چیز کی خصوصیات اور اس کے باریک در باریک اسرار سے کما حقہ آگاہ ہے۔

منجملہ دیگر تمدنی اور معاشرتی احکام کے اسلام نے لحم الخنزیر کو حرام قرار دیا۔ اور اس کا استعمال ناجائز ٹھہرایا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ خنزیر نہایت ہی گندہ جانور ہے۔ فضلہ اور گندگی اس کا من بھاتا کھاجا ہے کیچڑ میں لت پت رہنا اور نہایت غلیظ زندگی بسر کرنا اسکی فطرت کا خاصہ ہے۔ دنیا میں کوئی اور ایسا جانور آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ جو ایک طرف تو انسان کے اس قدر قریب رہتا ہو۔ اور دوسری طرف اس قدر غلیظ اور گندہ ہو۔ پھر اسکی فطرت میں جو بے حیائی اور بے شرمی پائی جاتی ہے۔ اس کی تشریح کرنا بھی مناسب نہیں۔ عموماً لوگ اس کی عادات سے واقف نہیں۔ اور یہ خرابیاں اس کے گوشت کے استعمال کی ممانعت کے لئے کافی وجہ جواز ہو سکتی ہیں۔ لیکن علم طب میں دورِ حاضرہ کے محققین اور مبصرین کی تحقیقاتوں اور انکشافات نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہ جانور انسانی سوسائٹی میں بیماریاں پھیلانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور صحت امروزہ میں ہمارے پیش نظر بعض ان امراض کا ہی ذکر کرنا ہے۔ جو اس کے ذریعہ پھیلتی ہیں۔ یا جن کا وجود اس خبیث کے دم سے قائم ہے۔

پیچش کا مرض دنیا میں عام ہے۔ بعض اوقات یہ شدید صورت میں نمودار ہو کر مہلک بھی ثابت ہوتا ہے اکثر لوگ اس مرض سے واقف ہیں مگر اس امر سے سوائے طبی سائنس دانوں کے بہت کم لوگ آگاہ ہیں۔ کہ دنیا میں اس مرض کا سؤر کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جن جراثیم سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ انہیں Balantidnia Cole کہتے ہیں۔ اور یہ جراثیم عام طور پر سور کی انتڑیوں میں پرورش پاتے ہیں۔ اور پھر اس کے فضلہ کے ساتھ باہر آتے ہیں۔ اور چونکہ بیرونی ماحول ان کے موافق نہیں ہوتا۔ اس لئے اپنے اردگرد ایک خول بنا لیتے ہیں۔ جسے cyst کہتے ہیں۔ یہ cyst جن کے اندر زندہ جراثیم موجود ہوتے ہیں انسانی خوراک کو زہر آلود کرتا ہے۔ اور اس طرح اس کی انتڑیوں میں پہونچ جاتا ہے۔ سب سے پہلے ۱۸۵۶ء میں ایک مشہور طبی محقق [illegible] نے اس راز کا انکشاف کیا۔ کہ پیچش اور سؤر کا باہم بہت گہرا تعلق ہے۔

امریکہ کا پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اس مرض کے انسداد کے لئے سرگرم کوششوں کے باوجود ناکام رہا ہے اور اب بہت سی جستجو کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ اس مرض کا قلع قمع صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ خنزیر کا خاتمہ ہو جائے۔ چنانچہ Chandler نامی ایک فاضل نے Parasitology یعنے علم الجراثیم پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ "یہ مرض شدت کے ساتھ صرف انہی ممالک میں پایا جاتا ہے۔ کہ جہاں اس جانور کو پالا جاتا ہے اور اسے انسانی سوسائٹی کے قریب رہنے کا موقعہ ملتا ہے"۔

تپ دق (Tuberculosis) کے مرض سے کون آگاہ نہیں۔ اور اس کی تباہ کاری اور ہلاکت آفرینی کس سے پوشیدہ ہے۔ لیکن طبی محققین نے اس امر کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا ہے۔ کہ انسان کے اندر اس مرض کا پھیلانے والا بھی یہی ناپاک اور گندہ جانور ہے یہ مرض اس میں بالعموم پایا جاتا ہے۔ اور روز بڑھ رہا ہے۔ United State Statistic سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۹۲۴ء میں ۱۱۰،۱۰۰ سؤر اس سبب سے تلف کئے گئے۔ کہ ان میں یہ مرض پایا جاتا تھا۔ اور یہ نہیں کہ صرف اسی قدر مریض تھے بلکہ یہ وہ تعداد ہے۔ جو مذبح میں لائے جانے والے جانوروں میں پائی گئی۔ ایسے مریض جانور کا گوشت استعمال کرنے سے یہ مرض انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ جن ممالک میں یہ جانور پالا جاتا ہے۔ ان میں اس مرض کے مریضوں کی ایک کثیر تعداد کی بیماری کا موجب یہی جانور پایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو ملٹن جے۔ روسینو [?] کی کتاب Preventive Medicine صفحہ ۴۶۰ [?]

علاوہ ازیں ایک اور بیماری جو اسی سے انسان پر حملہ آور ہوتی ہے۔ انگریزی میں Variola Suilla کہلاتی ہے۔ جسے بالفاظ دیگر Swine Pox یعنے سؤر کی چیچک بھی کہا جاتا ہے اس مرض کی ہلاکت آفرینی کی نسبت بھی اچھی خاصی ہے۔ ملاحظہ ہو مذکورہ بالا کتاب صفحہ ۴۶۷ [?]

ایک اور نہایت خطرناک بیماری جو صرف اسی جانور کا گوشت کھانے سے پیدا ہوتی ہے Trichiniasis کہلاتی ہے۔ اس کے جراثیم بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں اور سؤر کے گوشت میں رہتے ہیں۔ یہ اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں۔ کہ بعض اوقات خوردبین سے بھی نظر نہیں آتے۔ جب اس سے ماؤف جانور کا گوشت کھایا جائے۔ تو وہ جراثیم انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں بڑھنے لگتے ہیں۔ اور نر و مادہ سے آگے ان کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ جو انسان کی انتڑیوں سے نکل کر اس کے پٹھوں میں پہونچ جاتے ہیں۔ یہ کیڑے بہت لمبے عرصہ تک زندہ رہتے ہیں۔ اور جانور کو مار دینے کے بعد اگر اس کا گوشت محفوظ رکھا جائے۔ تو اس میں بھی زندہ رہتے ہیں۔

جب انسان کے جسم میں یہ جراثیم داخل ہو جائیں۔ تو اسے انتہائی درجہ کی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ اور مختلف اعصاب پھڑکنے لگتے ہیں۔ چہرہ پھول جاتا ہے۔ اور پلکیں سوج جاتی ہیں۔ اس کے بعد تپ محرقہ کی قسم کا بخار شروع ہو جاتا ہے۔ اس مرحلہ پر بھی یہ جراثیم انسانی خون میں گردش کر رہے ہوتے ہیں اور مریض کے اعصاب میں مقیم ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب وہاں پہونچ جاتے ہیں۔ تو گٹھیا اور اعصابی درد شروع ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تنفس کی خرابی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دم تک نوبت پہونچتی ہے۔ اور پھیپھڑوں پر زور پڑ جائے۔ تو نمونیہ ہو جاتا ہے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ اس بیماری میں شرح اموات تیس فی صدی سے زیادہ ہے۔ کھانے سے قبل گوشت کا بغور معائنہ کر لینا بھی اس سے محفوظ رکھنے کا کامیاب طریق ثابت نہیں ہوا۔ چنانچہ مذکورہ بالا مصنف ملٹن جے۔ روسینو نے اپنی کتاب Preventive Medicine کے صفحہ [illegible] پر لکھا ہے:

"گوشت کے معائنہ کا کوئی طریق اب تک ایسا معلوم نہیں ہو سکا جس سے کسی سؤر کے جسم میں ان جراثیم کی موجودگی یا عدم موجودگی کا یقینی طور پر علم ہو سکے اس لئے تمام لوگوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ لحم الخنزیر یا اس سے تیار شدہ سموسے وغیرہ استعمال نہ کریں۔ خواہ وہ گوشت سرکاری افسر کے معائنہ سے گذر چکا ہو جب تک کہ بعد ازاں اسے پوری طرح پکا نہ لیا جائے"۔

لیکن مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جہاں تک پکانے کے معیار کا تعلق ہے۔ یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ کہ یہ جراثیم کس ٹمپریچر سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔ یہ امر تو یقینی ہے کہ بھوننے سے یہ نہیں مرتے۔ شورہ کے ساتھ گوشت کی اصلاح کرنے سے وہ جراثیم تو بے شک ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جو بیرونی سطح پر ہوں۔ لیکن اندرونی تہوں میں محفوظ رہتے ہیں۔ Westphalia (جرمنی میں ہے) کے علاقہ میں دھوآں کے ساتھ گوشت کی اصلاح کا طریق مروج ہے۔ لیکن ان جراثیم پر دھوئیں کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ نہ تو زندہ سؤر میں اس بیماری کی تشخیص ہو سکتی ہے۔ اور نہ مرنے کے بعد اس کے وجود یا عدم وجود کا علم ہو سکتا ہے۔ جرمنی میں اس مرض کے ۶۳۲۹ مریضوں کا معائنہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ بتیس فی صدی مریضوں کو اس گوشت کے استعمال سے یہ بیماری لاحق ہوئی۔ جسے سرکاری ڈاکٹر پاس کر چکا تھا۔

شرح چندہ میں اضافہ

صدر انجمن احمدیہ کی مالی تنگی کے پیش نظر مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء کے فیصلہ کی تعمیل میں بہت سے احباب تین سال کیلئے اپنے چندہ کی شرح میں اضافہ کر چکے ہیں۔ دیگر صاحب توفیق احباب کو بھی چاہیے۔ کہ اس طرف توجہ

چند سوالات کے جواب میں غیر احمدی علماء کی ناکامی

ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد۔ پرستاران میت را

(۲)

انصاف اور دیانت کا خون

اخبار "اہلحدیث" کے مضمون نگار معمار صاحب کی ناکامی اور ہزیمت کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ جب ان کا ایک بھائی نہایت معقولیت سے وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق چند سوالات کا جواب دریافت کرتا ہے۔ قرآن مجید اور حدیث صحیحہ کو ان کے سامنے رکھتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ ان کا جواب قرآن مجید اور احادیث سے دیا جاتا۔ خواہ مخواہ درمیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات والا صفات کو لاکر اس پر نکتہ چینی شروع کر دی جاتی ہے۔ جب سوال کرنے والے دوست احمدی نہیں تو ان کے سوالوں کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے دینا کیا معنی رکھتا ہے۔ وہ تو قرآن مجید اور احادیث پیش کرکے چند سوالات کرتے ہیں۔ اور انہی سے جواب کے طلبگار ہیں۔ مگر اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نعوذ باللہ مجنون تھے۔ کاذب تھے۔ وغیرہ ذالک کیا اہلحدیث کے علماء کہلانے والوں کے نزدیک انصاف۔ دیانت اور امانت کا یہی تقاضا ہے۔

دعوٰی باطل

سورہ مائدہ کی آیت فلمّا توفیتنی پیش کرکے سائل نے دریافت کیا تھا کہ اس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام بیان فرما رہے ہیں۔ کہ اے خدا جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو اس وقت میری نگرانی اپنی قوم سے زائل ہو گئی۔ تو ہی نگران تھا۔ جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو عیسائیوں کے بگڑنے کا علم نہیں اور بخاری شریف کی حدیث انک لاتدری ما احدثوا بعدک کہ تجھے علم نہیں انہوں نے تیرے بعد کیا کیا۔ اسپر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے مگر اس کا جواب یہ پیش کیا جاتا ہے۔

"ملک صاحب توفیتنی کے معنے وفات لے کر نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ عیسائی بعد وفات مسیح بگڑے ہیں۔ اب اگر میں خود مرزا صاحب کی تحریرات سے یہ دکھادوں کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں بگڑے ہیں۔ تو یقیناً آپ کو توفیتنی کے معنی موت نہیں۔ زندگی ماننا پڑیں گے"۔

(اہلحدیث ۱۵ر جولائی ۱۹۳۸ء)

معمار صاحب نے اپنے اس دعوٰی باطل کے ثبوت میں جو مضحکہ خیز دلیل دی ہے۔ اس کے اظہار سے قبل میں یہ گذارش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ "ملک صاحب" جن کو آپ جواب دے رہے ہیں۔ وہ بھی اہلحدیث ہیں ان سے یہ کہنا کہ اگر میں مرزا صاحب کی تحریر سے یہ دکھادوں کہ عیسائی جناب مسیح کی زندگی میں بگڑے ہیں۔ تو پھر توفیتنی کے معنے زندگی ماننا پڑیں گے۔ یہ جواب کس قدر اپنی ہزیمت اور شکست کا اعتراف ہے۔

دراصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انکار سے ان لوگوں سے حقیقی علم چھینا جا چکا ہے اور ان کے دماغ مختل ہو چکے ہیں۔ ورنہ اتنا دور از حقیقت جواب اہلحدیث میں ہرگز نہ دیا جاتا۔ پہلے ڈیڑھ ماہ کا جو عرصہ خاموشی میں گذر گیا تھا۔ وہ یقیناً اس فضیحت کن جواب سے بہتر تھا۔

ایک غیر احمدی جو قرآن مجید اور حدیث صحیحہ سے اپنا سوال پیش کر رہا ہے اسے یہ جواب دینا کہ اگر میں جناب مرزا صاحب کی تحریر سے اسے باطل کر دوں تو پھر تم یقین کر لوگے۔ کس قدر حیران کن امر ہے۔ جب دونوں فریق اہلحدیث ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں ان پر کیسے حجت ہو سکتی ہیں۔ سچ ہے:۔

بحث کرنا تم سے کیا حاصل اگر تم میں نہیں
روح انصاف و خدا ترسی کہ ہے دیں کا مدار

اصل حقیقت یہ ہے کہ معمار صاحب اس وزنی سوال سے بوکھلا گئے ہیں۔ وہ قرآن مجید اور احادیث سے اس کا جواب دینے سے عاجز و قاصر ہیں اس لئے اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند ایک تحریروں کو ان کے سیاق و سباق سے جدا کرکے پیش کر دیا۔ اس امر کے ثابت کرنے کیلئے کہ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ہی میں ہی بگڑ چکے تھے۔

کشتی نوح کا حوالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو عبارتیں پیش کی ہیں اور یہ دونوں عبارتیں کسی طرح معمار صاحب کے معیار پر پوری نہیں اترتیں۔ چنانچہ پہلا حوالہ کشتی نوح کی ایک عبارت سے اخذ کیا گیا۔ جس میں حضور علیہ السلام پولوس کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عیسٰی علیہ السلام کا ابتداء میں بہت مخالف تھا۔ بعد میں یہ حواری بن گیا۔ اور اس نے تثلیث کا عقیدہ گھڑا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"افسوس یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پاکر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا۔ اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا"۔ (کشتی نوح صفحہ [illegible])

اب ظاہر ہے۔ کہ اس عبارت میں عیسائی قوم کے بگڑ جانے کا کہیں ذکر نہیں صرف ایک فرد کا ذکر ہے کہ پولوس نے اس عقیدہ کو گھڑا۔ اور ایک شخص کے عقیدہ کے بگاڑ سے ساری قوم کو ملزم نہیں گردانا جا سکتا۔ اس کا مطلب صرف اسی قدر ہے کہ پولوس کی بعض تحریریں ایسی ہیں جن کی وجہ سے بعد میں تثلیث کا عقیدہ بڑھا۔ اور تثلیث کے حامی ان عبارتوں کو اپنے عقیدہ کی تائید میں پیش کرتے ہونگے۔ پس اس وقت قوم کا بگڑنا کہیں مذکور نہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب کسی زمانہ میں قومیں بگڑا کرتی ہیں تو وہ پہلے زمانہ کے لوگوں کے بعض افعال اور اقوال کو اپنے لئے حجت قرار دیتی ہیں۔

دوسرا حوالہ

دوسرا حوالہ جو اس ضمن میں پیش کیا گیا ہے وہ پہلے سے بھی عجیب تر ہے۔ جسے اس مضمون سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ حوالہ تو اس امر کی دلیل ہے کہ تثلیث بعد میں پھیلی ہے اور پھر جو مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بیان فرمایا ہے اس کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس لئے کہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فضیلت اور مسیحیت کی تردید ہوتی ہے۔ اور چودھویں صدی کے ان علماء کے لئے یہ چیز ناقابل برداشت ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام قرآن مجید کی فوقیت اور برتری اور اس کے روحانی اثر کے متعلق ذکر فرماتے ہیں اور یہ ثابت کر رہے ہیں کہ انجیل اور توریت کی تعلیم ایسی نہ تھی جیسی کہ قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ آپ فرماتے ہیں "نہ توریت اور نہ انجیل وہ اصلاح کر سکی جو قرآن شریف نے کی کیونکہ توریت کی تعلیم پر چلنے والے یعنی یہودی ہمیشہ بار بار بت پرستی میں پڑتے رہے چنانچہ تاریخ جاننے والے اس پر گواہ ہیں اور وہ کتابیں کیا باعتبار علمی تعلیم کے اور کیا باعتبار عملی تعلیم کے سراسر ناقص تھیں اس لئے ان پر چلنے والے بہت جلد گمراہی میں پھنس گئے" اس تمام عبارت کو چھوڑ کر اس کے بعد ایک فقرہ کو صرف درج کیا گیا ہے جو یہ ہے "انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی"

غور فرمایئے کہ کیا یہ حوالہ مضمون زیر بحث سے کوئی دور کا لگاؤ اور تعلق بھی رکھتا ہے۔ اور پھر اس حوالہ سے یہ ثابت کرنا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں تثلیث پھیل گئی تھی یہ معمار صاحب کا ہی کام ہے۔ اسی کو کہتے ہیں۔ ؎

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

اول تو انجیل کے نزول کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس طرح نزول قرآن کا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ قرآن مجید پر ابھی تیس برس نہیں گذرے تھے کہ یہ واقعہ رونما ہوا۔ تو کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسا ہوا۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا یہی مطلب ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس سال گذرنے پر ایسا ہوا۔ کیونکہ قرآن مجید کا نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام تک جاری رہا۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ انجیل حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے بہت بعد جا کر مرتب کی گئی ہے۔ اور اس پر تیس سال گذرنے کے بعد یہ عقیدہ پھیلا۔ اور اس لحاظ سے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے بہت عرصہ بعد عقیدہ تثلیث پھیلا ہے پس اول تو یہ عبارت مضمون زیر بحث سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ اس میں قرآن مجید اور انجیل و توریت کے روحانی اثر کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید ان ہر دو پر تفوق اور فضیلت رکھتا ہے۔ دوسرے اگر اس سے کوئی بات ثابت ہوتی ہے تو وہ یہ کہ انجیل کے بعد یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے بہت عرصہ بعد تثلیث کا عقیدہ عیسائی قوم میں پھیلا ہے۔ اور بحیثیت قوم کے یہ فتنہ عیسائیوں پر چھا گیا ہے۔

اسرار الٰہیہ میں سے ایک سر

ایک اور بات جو اس مضمون میں پیش کی گئی ہے وہ بھی اپنے اندر بہت ندرت رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کو پیش کرتے ہوئے کہ "خدا تعالےٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا۔ یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دیدی تب وہ اپنی قوم کی خرابی کو کمال فساد پر دیکھ کر نزول کے لئے بے قرار ہوا" (آئینہ کمالات اسلام ص۲۶۸ حاشیہ) اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ جب حضرت مسیح کو آسمان پر اس فتنہ کی خبر دیدی گئی تو قیامت کو حضرت مسیح کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مجھے اس بات کا علم نہیں۔ اس کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کتاب کے اگلے صفحات میں دیدیا ہے آپ فرماتے ہیں۔ "یہ ایک سر اسرار الٰہیہ میں سے ہے کہ جب کسی رسول یا نبی کی شریعت اس کے فوت ہونے کے بعد بگڑ جاتی ہے اور اس کی اصل تعلیموں اور ہدایتوں کو بدلا کر بے ہودہ اور بے جا باتیں اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں اور ناحق کا جھوٹ افتراء کر کے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ تمام کفر اور بدکاری کی باتیں اس نبی نے ہی سکھلائی تھیں۔ تو اس نبی کے دل میں ان فسادوں اور تہمتوں کے دور کرنے کے لئے ایک اشد توجہ اور اعلےٰ درجہ کا جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ تب اس نبی کی روحانیت تقاضا کرتی ہے کہ کوئی قائم مقام اس کا زمین پر پیدا ہو" (آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۱)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے نزول کا سر بتلاتے ہوئے یہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے کشفی رنگ میں آسمان پر یہ اطلاع دی تو ان کی روحانیت نے جوش مارا۔ اور یہ طریق ہر ایک ایسے نبی کے ساتھ ہوتا ہے جس کے فوت ہونے کے بعد شریعت کو بگاڑا جائے۔ یہ چیز ایک روحانی عالم سے تعلق رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آگاہی ایک اجمالی امر ہے مگر قیامت کے دن امت کے افراد کے سامنے جو سوال و جواب ہونگے وہ ایک تفصیلی امر ہے۔ جیسا کہ سورۃ مائدہ کی زیر بحث آیت میں بھی تصریح ہے۔ کہ أَأَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ۔ کیا تو نے لوگوں کو یہ کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ حضرت مسیح علیہ السلام اس کی تردید کریں گے۔ اور کہیں گے کہ میری زندگی میں ایسا نہیں ہوا بعد کا علم اے خدا تجھے ہے کیونکہ تو علام الغیوب ہے۔

اس کی مزید وضاحت بخاری شریف کی حدیث بھی کر رہی ہے۔ جس میں یہی گفتگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ خود کہے گا۔ کہ انک لا تدری ما احدثوا بعدک تجھے معلوم نہیں انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں پیدا کیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں اپنی امت کے بگڑنے کی اطلاع دیدی ہوئی ہے۔ اور ابواب الفتن میں یہ تمام پیشگوئیاں حدیث میں موجود ہیں۔ معمار صاحب نے جو اس بیان سے انبیاء علیہم السلام پر کذب بیانی کا الزام لگایا ہے یہ درست نہیں وہاں پر اپنی زندگی کے حالات بتلانا اور اس حصہ زندگی کے متعلق سوال و جواب ہیں۔ وہ علم جو اللہ تعالےٰ نے وفات کے بعد روحانی طور پر انبیاء کو دیا ہے اس کے متعلق تو وہ بھی جانتا ہے۔ کہ میں نے یہ علم ان برگزیدوں کو دیا ہوا ہے۔ فتدبر۔

اب میں بفضلہ تعالےٰ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۵ جولائی کے تمام حصوں کا جواب دے چکا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے معاندین کی روش کی اتباع

کرتے ہوئے جو بدزبانی کی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات مبارک کو بلاوجہ درمیان میں لاکر اپنے اخلاق کا جو مظاہرہ کیا ہے اسے میں بحوالہ خدا کرتا ہوں

صداقت حضرت مسیح موعود پر بحث

حیاتِ مسیح کے متعلق دلائل سے ان لوگوں کی تہیدستی کا تو یہ حال ہے۔ کہ اپنے اس مضمون میں بھی لکھدیا ہے:۔

ہم حیات و وفات مسیح جیسی علمی بحثوں میں پڑ کر کسی ایسے ویسے شخص کو مسیح موعود تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں"

گویا وہی موضوع جس پر آج سے کچھ عرصہ پیشتر ان کے بڑے اور چھوٹے ہر وقت بحث کرنے پر آمادہ اور تیار رہتے تھے۔ آج اس کا نام سنکر ان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ایک "علمی بحث" ہے۔ جس کا مذہب سے ان کے نزدیک کوئی تعلق نہیں۔ البتہ "مرزا صاحب کی صداقت" پر یہ بحث کرنے کو تیار ہیں۔ بہت بہتر ہم صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث کے لئے تیار ہیں۔ آپ سامنے آیئے۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ مولویفاضل

ضروری اعلان

برائے حصہ داران دارالانوار کمیٹی

حصہ داران دارالانوار کمیٹی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جانا ضروری ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا قرعہ جولائی ۱۹۳۸ء میں پورا ہو چکا ہے۔ اگست ۱۹۳۸ء میں حسب معمول قرعہ ڈالا جائیگا۔ احباب کو یہ نوٹ رکھنا چاہیئے کہ جن کے ذمہ کوئی قسط بقایا ہوگی۔ ان کا نام قرعہ میں نہیں پڑ سکیگا۔ اس لئے حصہ داران کو چاہیئے کہ اگر ان کے ذمہ کوئی بقایا ہو جس کی اطلاع دفتر سے کی جا چکی ہے۔ ۱۲ راگست قبل دوپہر ادا کر دیں تا ان کا نام قرعہ میں پڑ سکے۔ اور یہ بھی حصہ داران کو نوٹ رکھنا چاہیئے کہ اگست میں اغراض مشترکہ کے تین روپے فی حصہ بھی ادا ہونے چاہئیں۔ پس نہ صرف بقائے ہی ادا کئے جائیں۔ بلکہ ہر حصہ دار کو فی حصہ تین روپے کے حساب سے اغراض مشترکہ کی رقم بھی ادا کرنی چاہیئے۔ سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

ثریا کے پاس بلند مقام سے آنیوالا مبارک جریدہ

آج دنیا میں ہزاروں نہیں لاکھوں کروڑوں اخبارات و رسائل جاری ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کا تو ذکر ہی کیا؟ خود ہمارے ملک کا قریباً ہر شہر اخبارات کا دارالاشاعت بنا ہوا ہے۔ بعض بڑے بڑے شہروں سے تو سینکڑوں کی تعداد میں مختلف الانواع جرائد و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ اور باوجود اس بہتات کے روز بروز اس بازار کی رونق میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اگر ایک پریس نمائش قائم کی جائے تو گوناگوں دلچسپیوں اور رنگینیوں کے حامل نہایت خوبصورت اور دلکش سرورقوں کے ساتھ مزین بیشمار جرائد و رسائل جاذب الانظار ہوں گے۔

اس پُر رونق بازار میں ایک نہایت ہی سادہ اور بظاہر معمولی دُرِ یتیم غالباً بہتوں کی نظروں سے اوجھل رہ جائے گا ہاں وہ درِ مکنون جس کے متعلق "فخر رسل" امام وقت نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ ثریا کے پاس ایک بلند مقام سے نازل ہوا۔ جس کا بابرکت نام خدا کے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یمینی فرشتہ حکیم الامت حضرت امیر المومنین خلیفۃ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے "الفضل" رکھا

آج جبکہ مجھے یہ حقیقت معلوم ہوئی تو میرے دل میں تحریک ہوئی۔ کہ میں احباب سلسلہ کے سامنے اس بابرکت جریدہ کی مختصر سی تاریخ کا اعادہ کرکے اس کی خاص اہمیت کا احساس تازہ کرنے کی کوشش کروں۔ "الفضل" امیر المومنین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے آخری ایام میں جبکہ پیغامی فتنہ کی اندر ہی اندر کھچڑی پک رہی تھی۔ حضور رضؓ کی اجازت اور خاص خوشنودی کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیر ارادت جاری ہوا۔ لیکن کن حالات میں جاری ہوا۔ اور کیسی کیسی مشکلات میں سے اسے گزرنا پڑا۔ اس کے لئے خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک الفاظ سنئے۔

الفضل کی ضرورت کیوں پیش آئی

حضور آئینہ صداقت کے صـ ۱۵۵ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"جون ۱۹۱۳ء کے ابتداء میں اخبار پیغام صلح لاہور سے شائع ہوا۔ اور وسط میں الفضل قادیان سے نکلا۔ بظاہر تو سینکڑوں اور اخبارات ہیں جو پہلے سے ہندوستان میں نکل رہے تھے۔ دو اور اخبارات کا اضافہ معلوم ہوتا تھا۔ مگر درحقیقت احمدی جماعت کی تاریخ میں ان اخبارات کے نکلنے نے ایک اہم بات کا اضافہ کر دیا۔

پیغام صلح کے نکلنے سے وہ مواد جو خفیہ خفیہ جماعت میں پیدا ہو رہا تھا۔ پھوٹ پڑا۔ اور کھلے بندوں سلسلہ کی خصوصیات مٹانے کی کوشش کی جانے لگی۔ قادیان کی جماعت خاص طور پر سامنے رکھ لی گئی اور سلسلہ کے دشمنوں سے صلح کی داغ بیل پڑنے لگی۔ اصل غرض تو شائد اس رسالہ سے خواجہ صاحب کے مشن کی تقویت تھی۔ مگر طبعاً ان مسائل کو بھی چھیڑنا پڑ گیا۔ جو مابہ النزاع تھے غیر احمدیوں میں اس اخبار کی اشاعت کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مرزا صاحب علیہ الرحمۃ لکھا جانے لگا اور دشمنانِ سلسلہ کی تعریف کے گیت گائے جانے لگے۔ ترکوں کے بادشاہ کو خلیفۃ المسلمین کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ (پیغام جلد ا ۸ش) غرض پوری کوشش کی گئی۔ کہ احمدیت کا نام درمیان سے اٹھ جائے۔ اور احمدی اور غیر احمدی ایک ہو جائیں۔"

"بدراپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا۔ "الحکم" اول تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھی نکلتا تھا اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہو چکی تھیں۔ بہت گراں گزرتا تھا۔ "ریویو" ایک بالا ہستی تھی۔ جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں بے مال و زر تھا۔ جان حاضر تھی۔ مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا۔ اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ ان کی سستی کو جھاڑے۔ ان کی محبت کو ابھارے۔ ان کی ہمتوں کو بلند کرے اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش نہ وہ ممکن تھی۔ نہ یہ۔ آخر دل کی بے تابی رنگ لائی۔ امید بر آنے کی صورت ہوئی۔ اور کامیابی کے سورج کی سُرخی افق مشرق سے دکھائی دینے لگی۔

حرم اول حضرت امیر المومنین کا الفضل کے لئے ایثار

خدا تعالےٰ نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی جس طرح خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی تحریک کی تھی۔

انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے۔ جیسے کنوئیں میں پھینک دینا۔ اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو۔ جو اسی زمانہ میں شائد سب سے بڑا مذموم تھا۔ اپنے دو زیور مجھے دیدئے کہ میں ان کو فروخت کرکے اخبار جاری کر دوں ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے۔ اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے

جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیورات کو لے کر اسی وقت لاہور گیا اور پونے پانسو کو وہ دو نو کڑے فروخت ہوئے یہ ابتدائی سرمایہ "الفضل" کا تھا "الفضل" اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا۔ اور میرے لئے تو اس کا ہر ایک پرچہ گوناگوں کیفیات کا پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ بارہا وہ مجھے جماعت کی وہ حالت یاد دلاتا ہے جس کے لئے اخبار کی ضرورت تھی:

"الفضل" کے دوسرے محسن

دوسری تحریک اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین کے دل میں پیدا کی۔ اور آپ نے اپنی ایک زمین جو قریباً ایک ہزار روپیہ میں بکی۔ "الفضل" کے لئے دیدی

"الفضل" کے تیسرے محسن

تیسرے شخص جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے تحریک کی۔ وہ مکرمی خان محمد علی خان صاحب ہیں۔ آپ نے کچھ روپیہ نقد۔ اور کچھ زمین اس کام کے لئے دی۔ پس وہ بھی اس رَو کے پیدا کرنے میں جو اللہ تعالیٰ نے "الفضل" کے ذریعہ چلائی ہیں حصہ دار ہیں۔ اور سابقون الاولون میں سے ہونے کے سبب سے اس امر کے اہل ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس قسم کے کام لے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کے مصائب سے محفوظ و مامون رکھ کر اپنے فضل کے دروازے ان کے لئے کھولے۔

غرض جب اس طرح روپیہ کا انتظام ہو گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے میں نے اخبار کی اجازت مانگی اور نام پوچھا۔ آپ رض نے اخبار کی اجازت دی اور نام "الفضل" رکھا۔ چنانچہ اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام "الفضل" فضل ہی ثابت ہوا۔

"الفضل" کی مخالفت

آخر "الفضل" نکلا اور دشمن نے جب سمجھا کہ خدا نے صداقت کے اظہار کے لئے بھی ایک دروازہ کھول دیا ہے۔ تو اس کی مخالفت اور بھی چمک اٹھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے جب پہلا نمبر "الفضل" کا پڑھا تو فرمایا کہ "پیغام" بھی میں نے پڑھا ہے "الفضل" بھی۔ مگر میاں! "شتان بینہما، یعنی کجا وہ کجا یہ" یہ تو ایک مبصر کی رائے تھی۔ مگر ہر شخص مبصر نہیں، چاروں طرف سے اس کی مخالفت کی آوازیں اٹھنی شروع ہوتیں اور میں نے سمجھا کہ جماعت اس وقت "الفضل" کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے مگر میں اس امر کے لئے تیار تھا کہ "الفضل" کی مخالفت ہوگی اور یہی وجہ تھی کہ دو تین ہزار روپیہ پہلے جمع کر کے میں نے اخبار کے نکالنے کا ارادہ کیا تھا۔ ہر پرچہ جو نکلتا۔ مخالفت کی ایک لہر پیدا کر دیتا۔ اور اس کے خلاف جس قدر ممکن ہو سکتا جھوٹ اور فریب سے کام لیا جاتا، اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ہاں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس وقت یہ امر معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ ایمان کیسا مضبوط تھا، باوجود مخالفت کے جماعت کی توجہ آہستہ آہستہ الفضل کی طرف پھرنی شروع ہو گئی اور تھوڑے ہی دنوں میں باوجود "پیغام" کی مخالفت اور "بدر" کی "پیغام" کے حق میں غیر جانبدارانہ ہمدردی کے الفضل کی خریداری بڑھنے لگی۔

۱۹۱۴ء کا دور جو میرے لئے بھی۔ الفضل کے لئے اور ساری جماعت کے لئے بھی نیا دور تھا وہ تو غالباً بہتوں کو یاد ہوگا۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پر واضح طور پر ظاہر کیا۔

(اقتباس از مضمون حضرت امیر المومنین از الفضل ۴ ؍ جولائی ۱۹۲۴ء)

الفضل کے متعلق احباب جماعت کا فرض

الفضل کی زندگی کی یہ مختصر سی تاریخ احباب سلسلہ کے سامنے رکھتے ہوئے اس کی اہمیت کے متعلق کچھ عرض کرنا لاحاصل ہے۔ البتہ حضرت امیر المومنین ایدہم اللہ الرحمٰن وسلم کے الفضل کے متعلق جو بلند مقاصد اس کے اجراء کی دلی تڑپ کے وقت حضور کے دل میں موجزن تھے انہیں مکرر یاد دلاتا ہوں۔

(۱) احمدیوں کے دلوں کو گرمانا (۲) احمدیوں کی سستی دور کرنا (۳) احمدیوں کی محبت اسلام کو ابھارنا (۴) احمدیوں کی ہمت کو بلند کرنا۔

یہ چاروں مقاصد الفضل کا باقاعدہ مطالعہ رکھنے والے بھائی سامنے رکھ کر اپنی زندگی پر غور فرمائیں گے تو یقیناً وہ محسوس کریں گے کہ "الفضل" کی بدولت وہ انہیں میسر آتے رہتے ہیں۔

پس احباب کا فرض ہے کہ وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے بھائیوں کو جو الفضل نہیں منگواتے۔ پر زور تلقین فرمائیں کہ وہ الفضل کی مستقل خریداری کا فرض اپنے ذمہ لیں۔ الفضل کا خریدنا۔ الفضل کا پڑھنا اور الفضل کی خریداری کی تحریک کرنا۔ یہ نہایت پائدار نیکیاں ہیں۔

اگر کسی بھائی کی تلقین سے ایک شخص بھی الفضل کا مستقل خریدار بن جاتا ہے تو یہ اس کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد الدّال علی الخیر کفاعلہ کے مطابق ایک جاری رہنے والی نیکی ہوگی۔ اور جس قدر نیکیاں وہ نیا خریدار "الفضل" کی تحریک سے بجا لائیگا ان سب کا ثواب اس محرک کو بھی ملیگا پس یہ مستقل اور پائدار نیکی ہے کہ آپ الفضل کے لئے احمدی بھائیوں کو خریداری کے لئے پوری کوشش سے آمادہ کریں اور جس طرح غیر احمدیوں کو بار بار مختلف رنگوں میں مسائل سمجھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح احمدیوں کو بار بار موزوں رنگ میں "الفضل" کی خریداری کی تلقین کی جائے۔

اگر احباب کرام آج سے ایک عزم صمیم کے ساتھ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے آمادہ ہو جائیں تو نہایت قلیل عرصہ میں ہی الفضل کے بہت زیادہ مستقل خریدار بنائے جا سکتے ہیں ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہر بھائی اس کی اہمیت و ضرورت کو دوسرے بھائیوں کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کرے۔

کارکنان الفضل

احباب سلسلہ سے اس گذارش کے ساتھ میں کارکنان الفضل کی خدمت میں بھی التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ کلکتہ اور بمبئی کے معزز اصحاب کی وساطت سے بڑی بڑی اشتہارات کی کمپنیوں کے ساتھ اپنا رابطہ قائم کرنے کی کوشش کریں۔ کلکتہ میں پندرہ بیس بڑی بڑی اشتہارات کی کمپنیاں ہیں جو بڑی بڑی فرموں کے اشتہار حاصل کر کے ہندوستان کے مختلف اخبارات میں کچھ کمیشن کاٹ کر تقسیم کر دیتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ ان کمپنیوں پر اخبار کی اہمیت واضح ہو جائے۔ اگر الفضل کو ان کمپنیوں کے پاس رجسٹرڈ کرا دیا جائے تو بہت کثرت سے اشتہارات حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح امید ہے کہ الفضل کا فنڈ انشاء اللہ ہمیشہ مضبوط رہے گا۔

اسی طرح اگر بڑے بڑے شہروں میں نظارت اعلیٰ کی وساطت سے تعلیم یافتہ معزز احباب کو الفضل کی نمائندگی پر آمادہ کیا جائے اور وہ آنریری طور پر کام کریں۔ اور اپنے ہاں کی بڑی بڑی فرموں سے اشتہارات الفضل کے لئے حاصل کرنے کی باقاعدہ کوشش کریں۔ علاوہ ازیں سرکاری اشتہارات کے حصول کے لئے بھی خاص اہتمام سے سعی کی جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ الفضل ہندوستان کے مشہور روزناموں کے برابر اشتہارات حاصل نہ کر سکے۔

خاکسار۔ ملک مبارک احمد خان

امین آبادی از منصوری۔

شادی و شکرانہ فنڈ

احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی کا مناسب انتظام کر کے رقم وصول شدہ مرکز میں بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

۳۱ جولائی تک چندہ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنیوالے احباب

گزشتہ سے پیوستہ

منشی حمید احمد صاحب مدرس منہڈے والی ۶/۰
غلام محمد صاحب گوندل چک ۹۵ ۵/۰
ڈاکٹر محمد حسین صاحب ساگر ۷۵/۰
چوہدری محمد الدین صاحب نہال ۱۰/۰
سید حامد شاہ صاحب مونگ ۵/۰
میاں روشن الدین صاحب " ۵/۰
مرزا محمد اسماعیل صاحب پنشنر بھاٹی دروازہ لاہور ۱۰/۰
منشی شوق محمد صاحب بھاٹی دروازہ لاہور ۱۰/۰
چوہدری فضل محمد خان صاحب شملہ ۲۵/۰
اہلیہ صاحبہ حافظ عبد السلام صاحب " ۱۵/۰
منشی سردار محمد صاحب پونا ۲۰/۰
بابو محمد سعید صاحب معہ اہلیہ سرگودھا ۸۷/۰
منشی رحیم بخش صاحب ہیبر اور ۵/۰
میاں محمد یامین صاحب تاجر قادیان ۵/۰
" فتح الدین صاحب پسیر کوٹ ۵/۰
شیخ عبد الرحمٰن صاحب کپور تھلہ ۲۵/۰
ملک محمد شفیع صاحب جونڈہ ۶/۰
ماسٹر سید احمد صاحب چانگریان ۵/۰
مولوی غلام رسول صاحب مجوکہ ۵/۰
ملک غلام حسین صاحب و محمد صدیق صاحب " ۶/۰
میاں محمد کمہار صاحب " ۵/۰
صوفی محمد یار صاحب مدرس " ۵/۰
ملک محمد نواز ولد محمود صاحب " ۵/۰
میاں محمد قصاب صاحب " ۵/۰
" محمد زکریا صاحب " ۵/۰
ملک غلام حسین صاحب ساکن نگھی نتھوکہ " ۵/۰
ملک عمر صاحب مجوکہ ۵/۰
ملک فضل الٰہی صاحب و ملک نذر محمد صاحب رئیس " ۱۵/۰
ملک محمد ابراہیم صاحب " ۵/۰

مستری عبد الشکور صاحب اکھنور ۵/۰
اہلیہ صاحبہ ملک غلام فرید صاحب دار الفضل قادیان ۷/۰
رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر دار الفضل قادیان ۱۰/۰
امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ مستری محمد اسماعیل صاحب صدیقی " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب " ۲۰/۰
میاں غلام قادر صاحب دار الصناعت قادیان ۷/۰
مستری ولی محمد صاحب سبیتی بھانگر " ۵/۰
مستری اللہ بخش صاحب دار الرحمت قادیان ۵/۰
سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب " ۱۰/۰
منشی محمد رمضان صاحب معہ اہلیہ دار السعتہ قادیان ۱۰/۰
حکیم شیخ عبد الرحمٰن صاحب مسجد اقصیٰ ۵/۰
چوہدری حسین احمد صاحب رائے پور قادر آباد ۱۰/۰
چوہدری عبد المنان خانصاحب کاٹھ گڑھ ۱۰/۰
ڈاکٹر منظور احمد صاحب معہ اہلیہ دار العلوم قادیان ۱۱/۰
ماسٹر احمد اللہ صاحب سری نگر ۲۰/۰
خواجہ مسعود احمد صاحب بی اے سیالکوٹ ۱۰/۰
ماسٹر نذیر احمد صاحب ماہل پور ۵/۰
قاضی شاہدین صاحب " ۵/۰
ملک عبد العظیم صاحب قادیان ۳۵/۰
منشی محمد الدین صاحب " ۵/۰
ماسٹر سید علی صاحب چک جھمرہ ۱۱۷ ۲۰/۰
ملک بہادر خان صاحب گھروٹ ۲۵/۰
عبد المجید صاحب سابق چوکیدار احمدیہ ہوسٹل لاہور ۵/۰
صوفی غلام محمد صاحب وانو ۱۱۰/۰

ناصر احمد صاحب لائل پور حال محمود آباد فارم ۱۰/۰
سید مصطفیٰ احسین صاحب حیدر آباد دکن ۶۰/۰
حبیب اللہ خانصاحب از والدہ صاحبہ مرحومہ حیدر آباد دکن ۲۵/۰
" " " از اہلیہ مرحومہ " " ۲۰/۰
" " " از فرزندان و دختران " " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ مرزا دلاور علی بیگ صاحب " " ۱۰/۰
سید منظور احمد صاحب معہ اہلیہ " " ۱۰/۰
دختران محمد علی صاحب (رجنور) " " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ محمد عثمان صاحب " " ۵/۰
لیلیٰ بیگم اہلیہ فاضل کرم علی صاحب " " ۵/۰
میر احمد سعید صاحب معہ اہلیہ " " ۱۰/۰
ملک عبد الرحمٰن خان صاحب " " ۵/۰
ہدایت علی صاحب " " ۵/۰
مولوی بہاؤ الدین صاحب " " ۳۰/۰
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۵/۰
دختران " " " ۵/۰
عبد الجلیل صاحب فیضی " " ۱۵/۰ امر زائد
اہلیہ صاحبہ " " " ۹/۰ للہ زائد
مولانا ابو العطا صاحب جالندھری معہ اہلیہ و بچگان قادیان ۴۰/۰
عبد اللہ خانصاحب افغان مسجد مبارک قادیان ۵/۰
چوہدری شریف احمد صاحب " ۵/۰
مرزا مہتاب بیگ صاحب " ۱۰/۰
ماسٹر عبد الرؤف صاحب بھیروی " ۵/۰
مرزا عبد الحق صاحب وکیل گورداسپور ۱۰۵/۰
ماسٹر غلام محمد صاحب عبد قادیان ۵/۰
چوہدری محمد علی صاحب گوجر پھیرو چیچی ۵/۰
ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مدرس ۵/۰
مرزا قدرت اللہ صاحب دار الفضل ۱۰/۰

حافظ عبد الواحد صاحب دوکاندار دار الفضل ۶/۰
مولوی محمد عبد اللہ صاحب جلد ساز مسجد فضل ۲۰/۰
میاں محمد وارث صاحب " " ۵/۰
" پیرانڈتا صاحب " " ۶/۴
حبیب اللہ صاحب کمہار دار الرحمت ۵/۰
بابو غلام رسول صاحب گوجرانوالہ ۵/۰
خلیفہ نظام الدین صاحب " ۵/۰
حاکم الدین صاحب لائل پور ۱۰/۰
شیخ عبد القادر صاحب " ۵/۰
اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الرب صاحب " ۵/۰
مولوی محمد عظیم الدین صاحب بھاریسر ۶۵/۰
چوہدری مسعود احمد صاحب چک جھمرہ ۱۱۷ ۵/۰
والدہ صاحبہ " " ۵/۰
ہمشیرہ صاحبہ " " ۵/۰
چوہدری جلال الدین صاحب ولد بوٹے خانصاحب بچگلانہ ۵/۰
خان عبد المغنی خان صاحب محمود آباد ضلع جہلم ۵/۰
محمد رمضان صاحب ننددپور لدھیانہ ۵/۰
والدہ صاحبہ محمد حیات خانصاحب کوٹ قیصرانی ۵/۰
ایس محمد اسماعیل صاحب کولمبو ۵/۰
فاطمہ بی بی صاحبہ سری پاڑہ ۵/۴
احمد الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ وچھلی دروازہ لاہور ۵۰/۰
مرزا محمد صادق صاحب سول لائن " ۱۰۰/۰
بابو محمد اسماعیل صاحب معتبر راولپنڈی ۷/۰
بشیر احمد صاحب کھوکھر " ۱۰/۰
ملک نواب خانصاحب " ۱۰/۰
اہلیہ مستری خیر الدین صاحب قادر آباد قادیان ۵/۸

(باقی) فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۵ر اگست۔ آج صبح چنگ کیوفنگ میں دوبارہ لڑائی شروع ہوئی چار روسی ہوائی جہازوں نے جاپانی لائنوں پر بمباری کی۔ جاپان نے اینٹی ایئر کرافٹ مشینوں سے گولیوں کی بے تحاشا بارش کرکے بمباری کا جواب دیا۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ ایک جہاز کو نیچے گرا لیا گیا۔ ہوائی حملہ کے بعد روس کی پیدل اور گھوڑا سوار فوج نے جاپانی فوج پر شدید حملہ کیا اور جاپانی پوزیشنوں سے دو سو گز آگے بڑھ گئی لیکن جاپانی فوج نے انہیں منتشر کر دیا۔ روسی سپاہیوں کی ایک پارٹی نے سرحد کو پار کرکے ماچوکو کے ایک گاؤں کے نزدیک خندقیں کھودنی شروع کر دی ہیں۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ روس اور جاپان کی سرحد پر ایک رات کے اس کے بعد پھر خونریز لڑائی ہو گئی۔ سوویٹ جہازوں نے چنگ کیوفنگ کے شمال میں شیولی افنگ پہاڑی پر شدید بمباری کی۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ ۶۰ روسی ٹینکوں اور پیدل فوج کی دو پلٹنوں نے چنگ کیوفنگ کی پہاڑی کے نزدیک دھاوا بول دیا لیکن انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔ ایک اور جاپانی فوج کو جو ۵۰ ٹینکوں اور ایک پلٹن پر مشتمل تھی پیچھے ہٹا دیا گیا۔

سارا گوسا ۵ر اگست۔ سات دن کی خونریز جنگ کے بعد حکومت کی افواج نے ایبرو کے محاذ پر اپنی سرگرمی بند کر دی ہے۔ نیشنلسٹوں کا بیان ہے کہ اس لڑائی میں حکومت کی افواج کے ۳ ہزار اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔

گورکھپور ۵ر اگست۔ ڈاکٹر بسوانا تھ مکرجی ایم۔ ایل۔ اے کانگرسی کو الہ آباد ہائی کورٹ کی طرف سے عائدہ کردہ جرمانہ کی عدم ادائیگی کے سلسلہ میں آج گرفتار کر لیا گیا۔ ڈاکٹر مکرجی کو پچھلے اپریل میں ہائی کورٹ نے توہین عدالت کے جرم میں سزا دی تھی ... اور جرمانہ کی ادائیگی کے لئے ... کی مہلت دی تھی۔ مگر انہوں نے ... معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ... کو ایک چٹھی لکھی ہے

جس میں لکھا ہے کہ وہ جیل کو جرمانہ پر کیوں ترجیح دے رہے ہیں۔

بیت المقدس ۵ر اگست۔ فلسطین میں ابھی تک بد امنی زوروں پر ہے آج پھر مسلح عوام اور پولیس میں تصادم ہو گیا اور گھمسان کی لڑائی کے نتیجہ میں کئی افراد ہلاک اور مجروح ہوئے۔ ابھی تک ہلاک شدگان اور مجروحین کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہوئی۔ اس علاقہ میں مزید مسلح فوج بھیج دی گئی ہے۔

بنوں ۵ر اگست بنوں میں حالات روبہ اصلاح ہو چکے ہیں کرفیو آرڈر اور دیگر امتناعی احکام واپس لے لئے گئے ہیں مہابیر دل اور سیوا سمتی سکاؤٹوں کو حکم دیا گیا ہے کہ جو رائفلیں انہیں حفاظت کی غرض سے دی گئیں تھیں وہ واپس کر دی جائیں۔

جبل پور ۵ر اگست۔ حکومت سی پی نے فیصلہ کیا ہے کہ جبل پور کے فرقہ وار فسادات کے ملزموں کو رہا کر دیا جائے فسادات گذشتہ ماہ مارچ میں ہوئے تھے۔ اور اس سلسلہ میں ۴۳ ہندوؤں اور ۴۵ مسلمانوں کو سزائیں دی گئیں تھیں

لاہور ۵ر اگست۔ ایک اعلان شائع کیا گیا ہے کہ الیکشن ٹربیونل کی سفارش کو منظور کرتے ہوئے گورنر پنجاب نے خواجہ غلام حسین احراری ایم ایل اے کے انتخاب کو ناجائز قرار دیا اور انہیں پنجاب اسمبلی کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ نیز ساڑھے سات سو روپے خرچہ بھی ان پر ڈال دیا ہے مزید برآں ۱۲ آدمیوں کو چھ چھ سال کے لئے ووٹ دینے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ملتان ڈویژن کے شہری مسلم حلقہ سے جعلی ووٹ بھگتائے تھے۔

شملہ ۶ر اگست۔ حکومت ہند ایک قانون بنانے والی ہے جس کے نفاذ سے کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے ۲ ½ لاکھ مزدوروں کے حقوق کا معقول انتظام ہو جائے گا۔

ٹوکیو ۶ر اگست۔ جاپانی طیاروں نے ہنکاؤ پر زبردست بمباری کی۔ دو جگہ آگ لگ گئی جسے فوراً بجھا دیا گیا

برلن ۶ر اگست۔ جرمنی نے حکومت چیکو سلاویکیہ کو انتباہ کیا ہے کہ آئندہ جرمنی کی سرحد پر چیکو سلاویکی طیارے ہرگز پرواز نہ کریں۔ ورنہ سخت کارروائی کی جائے گی۔

شملہ ۶ر اگست ایک ممبر نے سنٹرل اسمبلی میں اس امر کی قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ ہندوستان کے مفاد کے لئے روپیہ کے تبادلہ کا نرخ ایک شلنگ ۶ پنس کی بجائے ایک شلنگ چار پنس کر دیا جائے۔

انگورہ ۵ر اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے اسکندرونہ میں چھاؤنیاں تعمیر کرنے کے لئے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ترک لیرہ منظور کئے ہیں ۵۰ لاکھ لیرہ سے اسکندرونہ میں چھاؤنی تعمیر کی جائے گی اور ستر لاکھ لیرہ اسکندرونہ میں استحکامی کاموں پر صرف کیا جائے گا

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۵ر اگست بستی کانگرس کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں سرحد کی کانگرسی وزارت سے اپیل کی ہے کہ وہ ٹیری بل اور تعزیرات ہند کی دفعات ۱۲۴ و ۱۲۴ کی تنسیخ کی تجویز کے گورنر کی طرف سے مسترد کئے جانے کے خلاف احتجاج کے طور پر مستعفی ہو جائے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) برلن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی کا دعویٰ ہے کہ ۶ ماہ کے اندر اندر اس کی ہوائی طاقت برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ ہوائی طاقت سے دگنی ہو جائے گی جرمنی میں زور شور سے ہوائی طاقت کو مستحکم بنانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں

شملہ ۶ر اگست۔ نئے آئین سے پیدا شدہ انتظامات کے نتیجہ کے طور پر گورنر جنرل کا سیکرٹریٹ اس سال علیحدہ کر دیا جائے گا۔ جس تاریخ سے یہ انتظام شروع ہوگا۔ اس کا فیصلہ لارڈ لنلتھگو کے آنے پر ہوگا۔

بمبئی ۶ر اگست۔ گاندھی جی نے اپنے اخبار میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ سی۔ پی میں گورنر نے جو رویہ اختیار کیا ہے کسی اور صوبہ کے گورنر کو اس کی تقلید نہیں کرنی چاہیئے کانگرس اور برٹش گورنمنٹ میں جو زبانی معاہدہ ہوا تھا۔ اسے شریف آدمیوں کی طرح فریقین کو نبھانا چاہیئے۔

لاہور ۶ر اگست۔ موٹر وہیکل بل کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر آج سارے صوبہ میں موٹروں اور لاریوں کی ہڑتال رہی۔

جہلم ۶ر اگست۔ سر چھوٹو رام کے یہاں آنے پر بعض بنیوں نے مخالفانہ مظاہرہ کرنا چاہا۔ اس پر استقبال کرنے والوں کے ساتھ ان کا تصادم ہو گیا جس میں دو درجن سے زیادہ مظاہرین زخمی ہوئے۔ اور ایک کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

الہ آباد ۶ر اگست۔ چند روز ہوئے یوپی اسمبلی میں ایک سرکاری افسر کے خلاف ایک ممبر نے سنگین الزامات لگائے اور تحریک التوا پیش کی تھی جسے سپیکر نے خلاف ضابطہ قرار دے کر روک دیا تھا لیکن اخبار پاؤنیر نے اس تمام کارروائی کو شائع کر دیا۔ اس پر اسمبلی میں اخبار مذکور پر سخت نکتہ چینی کی گئی۔ بلکہ اس پر مقدمہ چلانے پر زور دیا گیا اس پر اخبار مذکور نے لکھا کہ اخبارات کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ صحیح اور مفصل رپورٹ شائع کریں۔ اگر

... الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی